ورکنگ ٹو ایمپاور یوگنڈا میں اے بی سی مہم

(ترجمہ انجینئر امجد علی اکرام پاکستان)

تعارف: ستمبر 2005ء میں دنیا میں غربت کے گراف کو 2015ء تک آدھا کرنے کا تاریخ ساز فیصلہ ہوا۔ اسکی بنیاد اقوام متحدہ کے نئی صدی کے اہداف تھے۔ جن میں ایک ہدف ایڈز/ایچ آئی وی، ملیریا اور دیگر بیماریوں کی روک تھام ہے تاکہ ترقی پذیر ممالک میں صحت کے معیار کو بلند کیا جا سکے۔

ترقی پذیر ممالک میں صحت کا معیار۔

صحت کے غیر متوازن و غیر معیاری رجحانات کی وجہ سے لوگ فیصلہ سازی اور دیگر معاشرتی فوائد سے دور رہتے ہیں۔ اکثر لوگ لاعلمی اور بلا اظہار کیئے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ جس کی سب سے بنیادی وجہ لوگوں کی ضروریات کو سمجھا ہی نہیں جاتا۔ اور نہ انکی شنوائی ہوتی ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں لوگوں کی ضروریات و مسائل کو جانے بغیر ہی بالائی سطح سے پالیسی نافذ کر دی جاتی ہے۔ ورلڈ بینک نے ایک سیمنار کا انعقاد کیا جس کا نام "لوگوں کے ساتھ کام کرنا" رکھا گیا۔ اس سیمنار کے اختتام پر یہ واضح کیا گیا کہ اصل چیز لوگوں کے مسائل کو سمجھنا اور ان کو لوگوں کی ضروریات کے مطابق حل کرنا ہے۔ یوگنڈا کی اے بی سی والی حکمت عملی اسی نقطے کی عکاسی کرتی ہے۔

ایڈز اور غربت میں تعلق۔

ایڈز غربت کو جنم دیتی ہے۔ ادویات، علاج معالجہ، اور تدفین جیسے تمام اخراجات ایک خاندان کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ایڈز کے اثرات لمبی مدت تک جاتے ہیں۔ افریقہ میں ترقی کا سب سے بڑا خطرہ اور رکاوٹ ایڈز ہی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایڈز افریقہ میں 2015ء تک کے ترقیاتی کاموں میں اصل رکاوٹ ہے۔ غربت ترین آبادیوں میں ایڈز کی شرح خطرناک حد تک زیادہ ہے اور وہ مزید ایڈز زدہ ہو جائیں گے کیونکہ اُن کے پاس وسائل کی عدم دستیابی ہے۔

غریب لوگ اور آبادیوں میں تعلیم کا فقدان، سیاسی و معاشرتی حیثیت کا فقدان اور بے روزگاری کی وجہ سے ایڈز کے گہرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ بسا اوقات جب گھر کا ایک فرد ایڈز کا شکار ہوتا ہے تو اس کے اثرات پورے خاندان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اے بی سی حکمت عملی کیا ہے؟

A سے مراد جنسی عمل میں کمی۔

B سے مراد کم سے کم عورتوں سے تعلقات۔

C سے مراد کنڈوم کا استعمال ہے۔

اے بی سی مہم کا مقصد ایڈز سے متاثر ہونے والے افراد کی تعداد کو کم کرنا ہے۔

ایڈز کے پھیلاؤ میں سب سے تیز، عمل جنسی کاروائی ہے۔ جس کو روکنے کے لیے اے بی سی نے تین طرفہ حکمت عملی وضع کی۔ جو کہ مندرجہ بالا نکات پر مشتمل ہے۔ امید واثق ہے کہ اس حکمت عملی سے ایڈز کے پھیلاؤ میں خاطر خواہ مدد ملے گی۔

یوگنڈا میں اے بی سی حکمت عملی۔

یوگنڈا میں اے بی سی حکمت عملی کو عوام کی طرف سے بہت پزیرائی ملی۔ اسکی کامیابی کی وجہ سے اسکا نام ABC حکمت عملی ہے۔ 1991 سے 1998 کے درمیان ایڈز کی شرح 21.1 فیصد سے 9.8 فیصد ہوگی۔ جس کی بنیادی وجہ بازاری عورتوں سے اجتناب برتنا تھا۔ علاوہ ازیں کنڈم کا بے تحاشا استعمال اور شراب نوشی میں خاطر خواہ کمی بھی تھا۔ صدر یوگنڈا اور این آر ایم کی ایڈز سے متعلق کشادہ پالیسی سے بھی مثبت اثرات مرتب ہوئے۔ اس سے قبل کہ یوگنڈا کے قومی ایڈز پروگرام کی کامیابی کے بارے میں تجزیہ کیا جائے۔ یہ سمجھنا از حد ضروری ہے کہ یوگنڈا کی غربت اور اے بی سی حکمت عملی کو سمجھا جائے۔ دنیا میں دیگر ممالک میں اپنائی جانے والی قومی ایڈز کنٹرول مہم، یوگنڈا کی ایڈز پروگرام سے مختلف ہے۔ جس کا کریڈٹ صدر موزے وینی کو جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ایڈز کو ٹیکنیکل ذرائع سے کنٹرول کیا جائے یوگنڈا کے صدر نے لوگوں کے جنسی رجحانات کو تبدیل کیا، لوگوں میں تعلیم عام کی اور ایڈز سے مکمل آگاہی دی۔

اے بی سی مہم کا باریک بینی تجزیہ۔

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ ایڈز نہ صرف ایک بیماری ہے۔ بلکہ غربت کی اصل وجہ بھی ہے۔ دیہی علاقہ جات سے غربت کے خاتمے کے لیے لازم ہے کہ لوگوں کے صحت کے معیار کو بہتر کیا جائے تاکہ وہ ایڈز کا شکار نہ ہوں۔ 1982 میں یوگنڈا افریقہ کا واحد ملک ہے جس نے ایڈز کو دریافت کیا 1980 کی دہائی میں ایڈز یوگنڈا میں سب سے زیادہ غیر سیاسی ماحول کی وجہ سے یوگنڈا میں غربت کی رفتار تیز تھی۔ لیکن باوجود محدود وسائل کے ایڈز پر خاطر خواہ کنٹرول حاصل کیا گیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ سب کچھ اے بی سی حکمت عملی کا نتیجہ تھا؟ درج ذیل پیراگرافوں میں اس سوال پر بحث کی جارہی ہے۔ یوگنڈا کے صدر کی ایڈز کنٹرول پروگرام میں کاوشوں میں سے ایک کاوش یہ ہے کہ انہوں نے خواتین کو حقوق دلوائے ان کو برابری دی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک میں اصلاحات کا نفاذ شروع ہوگیا۔ خواتین کو ان کے حقوق دلوائے جانے سے ایڈز کا پھیلاؤ جنسی تشدد سے بہت حد تک رک گیا۔ ایڈز کی شرح اور پھیلاؤ کے لحاظ سے یوگنڈا دنیا کا قدیم ترین ملک ہے۔ اسی لیے ایڈز کا پروگرام 83-1982 میں شروع کر دیا گیا۔ لوگوں میں تعلیم عام کی گئی۔ اے بی سی حکمت عملی کو قومی سطح پر اپنایا گیا۔ اور اسکو نافذ کیا گیا۔ کچھ دانشور یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ کیا یوگنڈا کا اے بی سی پروگرام / حکمت عملی ہی ایک بنیادی وجہ تھی کہ جس سے اس موذی بیماری پر کنٹرول حاصل کیا گیا۔ مختلف نعروں اور پیغامات کی مدد سے لوگوں کو آگاہ کیا گیا۔ جن میں Love Faithfully اور Zero Grazing جیسے مشہور نعرے تھے۔ ابتدا میں لوگوں نے ABC کو رد کیا لیکن رفتہ رفتہ انہیں اسکی اہمیت کا اندازہ ہوگیا۔ اور

یوں انہوں نے بتدریج اے بی سی کو اپنانا شروع کر دیا۔صدر موزے وینی کے بقول ایڈز کے پھیلاؤ کو روکنے میں اصل روح خاندانی اکائی کی بنیاد ہے۔نوجوان نسل کو شادیوں پر راضی کیا گیا اور بیویوں کے علاوہ عورتوں سے جنسی عمل کو برا سمجھا گیا۔اسی طرح بش انتظامیہ نے بھی اے بی سی پر زیادہ اصرار کیا۔کمیونی کیشن یا باہمی ربط بھی ایک موثر ہتھیار رہے۔جس کی مدد سے یوگنڈا نے کامیابی حاصل کی۔صدر موزے وینی نے باہمی ربط پر بہت زور دیا جس کو ٹیلی ویژن اور اخبارات پر نشر کیا گیا۔

ماحاصل/اختتام

کیا اے بی سی مہم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا؟اس کا پہلا مقصد جو کہ ایچ آئی وی کے پھلاو کو روکنا ہے۔ابتدائی علامات کی نشاندہی اور صدر موزے وینی اور NRM کے شاندار کارکردگی نے ایڈز کے پھیلاؤ کو روکنے میں بہت مدد دی۔جیسا کہ ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ غربت ،بے روزگاری،صحت کے معیار کی عدم دستیابی اور ایڈز سے متعلق معلومات کا فقدان یہ وہ عوامل ہیں جو ایڈز کے پھیلاؤ کا سبب بنتے ہیں۔ اس لیئے یہ ضروری ہے کہ لوگوں میں نہ صرف آگاہی پیدا کی جائے بلکہ ان کا معیار زندگی،روزگار کے مواقع اور صحت کا سستا نظام مہیا کیا جائے تا کہ وہ ایڈز کے خلاف موثر طور پر صف آرا ہو جائیں۔یوگنڈا اکا نیشنل ایڈز پروگرام اس لیے کامیاب رہا کیونکہ **صدر موزے وینی** اور انکی حکومت نے علاقائی تناظر میں اس پروگرام کی تشکیل کی اور لوگوں کے طور اطوار اور معاشرتی انداز بدلے۔